(Urdu)

1617/1001

1658 — 22 — P

Inkilab ki lahr
1658 (Urdu)
20

(بندے ماترم)

لاہور کانگریس ۱۹۲۹ء کے اجلاس کا تحفہ

انقلاب (زندہ باد) کی لہر

عرف

طوفان ہند

مؤلفہ

ایس۔ پی

ملنے کا پتہ بھائی شو پرشاد سیٹھ بک سیلرز اینڈ پبلشرز
بازار دینا ناتھ سہارن پور

پہلی بار قیمت فی جلد ایک آنہ

(باہتمام مؤلف فاروقی پریس سہارنپور میں چھپی)

Shive Parshad Seth Saharan Pur

891.43
Se75I
P
NATIONAL ARCHIVES LIBRARY
No 1658
Date 19.1.72
GOVT. OF INDIA

انوکھا نرالا ہمارا وطن ہے
ہمیں جان و دل سے پیارا وطن ہے

مصیبت بھی آفت بھی ظلم و ستم بھی
تیرے واسطے سب گوارا وطن ہے

ہمیں ہون تمنّائیں جنّت کی کیونکر
کہ جنّت سے بڑھکر ہمارا وطن ہے

نگاہون مین رہتا ہے منظر وطن کا
سفر مین بھی ہمراہ پیارا وطن ہے

کرو پہلے آزاد اپنے وطن کو
غلامی سے جکڑا ہمارا وطن ہے

نہ عالم سے مطلب نہ دنیا سے مطلب
ہمارے لئے بس ہمارا وطن ہے

از جناب رام پرشاد صاحب بسمل شہید کاکوری کیس

سر فروشی کی تمنّا اب ہمارے دل مین ہے
دیکھنا ہے زور کتنا بازوے قاتل مین ہے

رہروے راہِ محبت رہ نہ جانا راہ مین
لذّتِ صحرا نوردی دورئی منزل مین ہے

وقت آنے دے بتا دینگے تجھے ای آسمان
ہم ابھی سے کیا بتائین کیا ہمارے دل مین ہے

ای شہیدِ ملکِ ملّت تیرے جذبونکے نثار
تیری قربانی کا چرچا غیر کی محفل مین ہے

اب نہ اگلے دلولے ہین اور نہ ارمانونکی بھیڑ
ایک مٹ جانیکی حسرت اب دلِ بسمل مین ہے

ہیں ابھی تیار مٹنے کو ستانے بہت
اک بھگت سنگھ اور دت ہی نہیں ہیں سو تو کچھ
انکی قربانی کبھی بے سود جا سکتی نہیں
اے ستمگر ٹوٹ بھی جائیں اگر ایک دو تو کیا
دو ہی دن میں اڑ گئی حکم پبلک کی دھجیاں

لکھے جائینگے ہمارے خون سے افسانے بہت
ہند میں ہیں شمع آزادی کے پروانے بہت
سر کٹانے آئینگے مقتل میں دیوانے بہت
ہیں میسر ہند کی میکش کو پیمانے بہت
اپنی کرنی پر ہوئے حکام کھسیانے بہت

یہ وہ نظم ہے جو اسیران لاہور عدالت میں گاتے ہیں

بھارت نہ رہ سکیگا ہرگز غلام خانہ
اب بھیڑ اور بکری بنکر نہ رہ سکیں گے
خون کھولنے لگیگا ہندوستانیوں کا
بھارت کے ہم ہیں بچے بھارت ہماری ماتا

آزاد ہو گا ہو گا آتا ہے وہ زمانہ
کر دینگے ظالموں کا اب بند ظلم ڈھانا
اس پست ہمتی کا ہوگا کہاں ٹھکانا
اسکے ہی واسطے ہے منظور سر کٹانا

عروج کامیابی پر کبھی ہندوستان ہوگا
چکھائینگے مزا بربادیٔ گلشن کا گلچیں کو
شہیدوں کی چتاؤں پر رہینگے ہر برس میلے

بہار آ جائیگی اسدن جب اپنا باغباں ہوگا
جب اپنی ہی زمیں ہوگی اور اپنا آسماں ہوگا
وطن پر مرنیوالوں کا یہی نام و نشاں ہوگا

یہ وہ نظم ہے۔ جو مقدمہ سازش لاہور کی سماعت کے دوران میں اسیر ہم دیتا

گاکر لوگوں کو رلا دیتے ہیں۔ جو ۱۶ نومبر سنہ ۲۹ء کے "بندے ماترم" میں شایع ہوئی۔

(از رام پرشاد بسمل شہید کاکوری کیس)

دور تک یاد وطن آئی تھی سمجھانے کو

ہم بھی آرام اٹھا سکتے تھے گھر پر رہ کر — ہمکو بھی پالا تھا ماں باپ نے دکھ سہ سہ کر
وقت رخصت انہیں اتنا بھی نہ آئے کہکر — گود میں آنسو کبھی ٹپکے جو رخ سے بہ کر

طفل ان کو ہی سمجھ لینا جی بہلانے کو

دیش سیوا ہی کا بہتا ہے لہو نس نس میں — اب تو کھا بیٹھے ہیں چتوڑ کے گڑھ کی قسمیں
سرفروشی کی ادا ہوتی ہے یونہی رسمیں — بھائی خنجر سے گلے ملتے ہیں سب آپس میں

بہنیں تیار چتاؤں میں ہیں جل جانے کو

نوجوانو جو طبیعت میں تمہاری کھٹکے — یاد کر لینا کبھی ہمکو بھی بھولے بھٹکے
آپ کے عضو بدن ہوویں جدا کٹ کٹ کے — اور صد چاک ہو ماتا کا کلیجہ پھٹ کے

پر نہ ماتھے پہ شکن آئے قسم کھانے کو

اپنی قسمت میں ازل سے ہی ستم رکھا تھا — رنج رکھا تھا محن رکھا تھا غم رکھا تھا
کسکو پرواہ تھی اور کس میں یہ دم رکھا تھا — ہمنے جب وادیٔ غربت میں قدم رکھا تھا

دور تک یاد وطن آئی تھی سمجھانے کو

اپنا کچھ غم نہیں ہے پر یہ خیال آتا ہے — مادر ہند پہ کب تک یہ زوال آتا ہے
دیش آزادی کا کب ہند میں سال آتا ہے — قوم اپنی پہ تو رہ رہ کے ملال آتا ہے

منتظر رہتے ہیں ہم خاک میں مل جانے کو

(یہ نظم ۱۵ جون ۲۹ء کو "بندے ماترم" میں شائع ہوئی)

ڈرے نہ کچھ بھی جہاں کی چلا چلی سے ہم
اُڑائے پھرتا تھا ہمکو خیال مستقبل
ہم انقلاب کی قربان گاہ پہ چڑھتے ہیں
جو جی میں آئے تیرے شوق سے ستائے جا
نہ ہو تو چیں بجبیں تیوری پہ ڈال نہ بل

گرا کے بھاگے نہ ہم بھی اسمبلی سے ہم
کہ بیٹھ سکتے نہ تھے دلکی بیکلی سے ہم
کہ پیار کرتے ہیں ایسے ہمابلی سے ہم
کہ طیش کھاتی نہیں ہیں کٹی جلی سے ہم
چلے چلے او ستمگر تیری گلی سے ہم

(یہ نظم ۱۰ اگست ۲۹ء کے "بندے ماترم" میں شائع ہوئی)

اگر بھگت سنگھ اور دت مر گئے

سختیوں سے باز آ او حاکم بیداد گر
باعث ناز وطن ہیں دت بھگت سنگھ اور دت
تو نہیں سنتا اگر فریاد مظلوماں نہ سن
زعم ہے تجھکو کہ تیرا کچھ نہیں سکتے بگاڑ
یاد رکھ مہنگی پڑیگی انکی قربانی تجھے
جان بحق ہو جائینگے شدت سے بھوک و پیاس کی
خاک میں ملجائیگا دسبات سے تیرا وقار

درد دل اس طرح درد لا دوا ہو جائیگا
دیکھو دم سے نخل آزادی ہرا ہو جائیگا
مت سمجھ یہ بھی مگر بیڑا ادا ہو جائیگا
جیل میں گر مر بھی جائینگے تو کیا ہو جائیگا
سر زمین ہند میں محشر بپا ہو جائیگا
او ستمگر جلیانہ کربلا ہو جائیگا
اور سرا قوام میں نیچا تیرا ہو جائیگا

دیگی اہلِ قوم کو درسِ شہادت اُنکی موت
بچّہ بچّہ ہند میں درد آشنا ہوجائیگا

ظالم و جابر سب اپنی موت مرجائینگے آپ
دہر سے مفقود جورِ ناروا ہوجائیگا

وہ دن بھی آئیگا جب پھر بہار دیکھینگے
غریب ہند کو ہم تاجدار دیکھینگے

گھڑی وہ دور نہیں ای وطن کی شیداؤ
کہ ملک ہند کو پھر پُر بہار دیکھینگے

عدو کی سختیاں اُلٹا اثر دکھائینگی
وہ غافلوں کو پھر اب ہوشیار دیکھینگے

بڑھے چلو اے جوانو فتح ہماری ہے
وطن کو جلد ہی بااختیار دیکھینگے

حریف سختیاں کرکر کے ہار جائیگا
گلے میں گاندھی کے نصرت کا ہار دیکھینگے

ملیگا ہند کو سوراج ایکدن خورشید
خزاں کو دیکھنے والی بہار دیکھینگے

نوجوانو وقت ہے مٹ جاؤ قومی آن پر
دیکھنا بٹّہ نہ لگ جائے وطن کی شان پر

خرمنِ ہندوستاں پر بجلیاں ٹوٹا کریں
حیف ہے پھر بھی نہ جوں رینگے تمہارے کان پر

چہچہانا بھولجاؤ گی وطن خطرے میں ہے
بلبلو کیا دیکھتی ہو کھیل جاؤ جان پر

قصرِ آزادی کی راہوں کا پتہ لگ جائیگا
گر نظر ڈالو ذرا تم چین اور جاپان پر

جناب اِلتا پرشاد صاحب اختر سہارنپوری ،،

قوم کا دردِ محبت قوم کے بیمار وطن ہی
آتشِ حبِ وطن سے بار ہا اُٹھ قلب میں
دیکھ اے مصروفِ راحت دیکھ اے عشرت پسند
کیا تیرے دل میں بھی ہے حبِ وطن دردِ وطن
قوم کی آواز پر لبیک کہہ میدان میں آ
گر سعادتمند ہے تو کاٹ اسکی بیڑیاں
قبضۂ اغیار میں محبوس ہے مجبور ہے
گاہ بزمِ وعظ میں ہے گاہ بزمِ رقص میں

ہے وہی آزاد جو ملکی گرفتار وطن ہی
قوم کا سوزِ محبت میرے انگار وطن ہی
تیری رسوائی زمانہ بھر کی بازار وطن ہی
تو بھی کیا اسکی گرفتار وطن بیمار وطن ہی
تیرا دعویٰ ہی تو باغیرت ہے خوددار وطن ہی
مادرِ ہندوستان بھی اب گرفتار وطن ہی
المدد اے اہل ہمت ہند لاچار وطن ہی
تو بھی اختر کیسے مزے کا آدمی یار وطن ہی

کبھی وہ دن بھی آئیگا کہ ہم سوراج دیکھینگے
چھوٹے گی قوم اپنی غیر جاتی کی حکومت سے
گڑیگا ہند میں جھنڈا مساوات و عدالت کا
نہ ہندی کوشش پر قبضہ رہیگا غیر حاکم کا
رضا کارانِ آزادی کی کوشش بار ور ہوگی
ہمیشہ ہر گھڑی طفل و جوان و پیر کے دل میں
تکالیف و مصائب دور ہونگی اہل بھارت کے
نہ آنی پائینگی کثرت سے ملکِ غیر کی چیزیں
غریبوں کو بھی آئیگی میسر پیٹ بھر روٹی
وجے کی ہار ہونگی نہرو و گاندھی کی گردن میں

دیارِ ہند میں پھر ہندیوں کا راج دیکھینگے
وطن کو غیر ملکوں کا نہ ہم محتاج دیکھینگے
روا داریٔ نسل و رنگ کا اخراج دیکھینگے
نہ بھارت ورش سے لیتے کسیکو باج دیکھینگے
مظفر کانگرس کی ہر طرف افواج دیکھینگے
وطن کی عشق کی اٹھتی ہوئی امواج دیکھینگے
سنورتے ہند کی بگڑی ہوئی سب کاج دیکھینگے
نہ جاتا ہند سے ہندوستان کا اناج دیکھینگے
یتیموں کو نہ دانہ دانہ کا محتاج دیکھینگے
مقدس مادرِ بھارت کے سر پر تاج دیکھینگے

منائینگے زمین ہند پر ہم جشن آزادی
فلک پر سے ہمیں خوش خوش تلک مہاراج دیکھینگے

تیرے اس ظلم کی ہستی کو اے ظالم مٹا دینگے
سحر تک اٹھیگی جب سینہ سوز انکی دعا آتش
ہمارے آہ و نالی کو تم بے سود مت سمجھو
ہمارے سامنے سختی ہیں کیا اِن جلیانون کی
ہماری فاقہ مستی کچھ نہ کچھ تو رنگ لائیگی،
کچھ اسمیں راز تھا پنہاں جو ہم خاموش بیٹھے تھے
اگر کچھ بھینٹ آزادی کی دیوی ہم سے مانگیگی

زباں سے جو نکالینگے وہ ہم کرکے دکھا دینگے
تو ہم ایک سرد آہ بھر کر تجھے ظالم جلا دینگے
جب ہم رونے پہ آئینگے تو دریا ہی بہا دینگے
وطن کیواسطے ہم دار پر چڑھکر دکھا دینگے
نشان تیرا مٹا دینگے تجھے جب بد دعا دینگے
اب ہم لڑنے پہ آئے ہیں تمہیں لڑکر دکھا دینگے
سمجھکر کی زہ قسمت ہم اپنا سر چڑھا دینگے

ظلم سہکر ظلم کی ہستی مٹائینگے

فاقہ کرین گے بھوک کی صدا اٹھائینگے
بھارت پہ بھینٹ اپنے سرونکی چڑھائینگے
ہم ظلم سہکر ظلم کی ہستی مٹائینگے

غش کھاکی آئے ہوش ہیں دشمن کو لائینگے
مردانہ وار کرکے وطن کو دکھائینگے
زندانیون کے حال کو بہتر بتائینگے

پیغام بنام نوجوانان ہند

کرجاؤ کام دوستو بھارت کی شان رہے
اب غور کرنے سوچنے کا وقت ہے کسان
تم نسل کے حفیظ ہو کچھہ کر تو دکھاؤ
طوفان ہے رات تیرہ ہے لہریں ہیں جوش پر
کیا زمانہ آیا ہے کہ پردہ پلٹ گیا

دُنیا میں تم رہو نہ رہو پر نشان رہے
خون بھر دو اپنا جس سے کہ یہ نیم جان رہے
تا نام لیوا کوئی تو اے مہربان رہے
اُٹھ بیٹھو جس سے بچا یہ بادبان رہے
اب وہ گل نہ باغ نہ وہ باغبان رہے

توڑ کڑیاں غلامی کی ڈالو   جنم بھومی کو اپنی بچا لو
سورگ سے لاجپت کہہ رہے ہیں۔ تم کو پیغام وہ دے رہے ہیں
خوف کو دل سے اب تم نکالو ۔ توڑ کڑیاں غلامی کی ڈالو
قوم کے لال ہیں جو بھگت وت ۔ سہہ رہے جیل میں ہیں مشقت
کر مدد ہاتھ ان کا بٹا لو ۔ توڑ کڑیاں غلامی کی ڈالو
پھانسی ہو قید ہو کالا پانی ۔ اب تو آزاد ہونے کی ٹھانی
جو مصیبت پڑے جھیل ڈالو۔ توڑ کڑیاں غلامی کی ڈالو
ویر تا ویر اب تم دکھانا۔ پاؤں ہرگز نہ پیچھے ہٹانا ۔ "
بھالا ستیہ گرہ کا سنبھالو۔ توڑ کڑیاں غلامی کی ڈالو

آن بھارت کی چلی اسکو بچا لو اب تو
دیش کیواسطے گر جیل میں بھی جانا پڑے
ہے مخالف جو کوئی اوسکا نہ کچھہ خوف کرو

قوم کیواسطے دُکھہ درد اوٹھا لو اب تو
شوق سے ہتکڑی ۔ کہدو کہ لگا لو اب تو
جیل کا ڈر جو دلمین ہے نکالو اب تو

اب نہیں وقت کہ تکلیف کو محسوس کرو — بوجھ جو سر پہ پڑے اوسکو اوٹھالو اب تو
جو کرو دل سے کرو ملک کی خاطر ہی کرو — بات سچ کہتا ہی روشن کہ نہ ٹالو اب تو

از کشن چند زیبا

کیا ہوا چلتی ہے تلوار دو دھارا ہو کر — حوصلہ مجھکو بچائیگا کنارا ہو کر
قوم کیوں سطے یہ جان جو مٹ جائیگی — نام چمکیگا مرے بعد ستارا ہو کر
مر کے مٹی سے بھی نکلیگی صدا ہائے وطن — چل گئی سیس یہ بیداد جو آرا ہو کر
مر کے بھی درد نہ بھارت کا مٹیگا دل سے — خون تڑپیگا میرا جوش سے پارہ ہو کر

مسٹر داس بستر مرگ پر

کہتے ہیں الوداع ہم اب اس جہان کو — جا کر خدا کے گھر سے پھر آیا نہ جائیگا
اہل وطن اگرچہ ہمیں بھول جائینگے — اہل وطن کو ہم سے بھلایا نہ جائیگا
ظلم و ستم سے تنگ نہ آئینگے ہم کبھی — ہم سے سر نیاز جھکایا نہ جائیگا
اس سے زیادہ اور ستم کیا کرینگے وہ — اس سے زیادہ انسے ستایا نہ جائیگا
ہم زندگی سے روٹھکے بیٹھے ہیں جیل میں — اب زندگی سے ہم کو منایا نہ جائیگا

یہ سچ ہے موت ہمکو مٹا دیگی دہر سے
ہم نے لگائی آگ ہے جو انقلاب کی
یارو! ہے اب ہی وقت ہمیں دیکھ بھال لو
اے موت! جلد آ کہ تیرا انتظار ہے

لیکن ہمارا نام مٹایا نہ جائیگا
اس آگ کو کسی سے بجھایا نہ جائیگا
پھر کچھ پتہ ہمارا لگایا نہ جائیگا
اب ہمسے بارِ زیست اٹھایا نہ جائیگا

آزاد ہم کرا نہ سکے اپنے ملک کو
خنجرؔ یہ منہ خدا کو دکھایا نہ جائیگا

اوتار لے چکے ہیں بانکی کمانوالے

محشر بپا کرینگے ہندوستان والے
کر کے قطع تعلق خود حکمراں بنیں گے
کر دیگا تہ و بالا یکدم ہیں خرچ گردون
اب رک نہیں سکیگی ایسی ہوا چلی ہے
جاگے ہیں اب تو گاندھی دکھ درد دہر یگا

کچھ متفق ہیں ایسے وید و قرآن والے
منہ تاکتے رہیں گے سارے جہانوالے
زیر زمیں ہونگے نام و نشان والے
خاموش ہو کے بیٹھیں وہم و گمانوالے
اوتار لے چکے ہیں بانکی کمان والے

آغا سنبھل کے رہنا پر جا بگڑ رہی ہے
خانہ خراب ہونگے محل و مکان والے

کچھہ کرکے دکھاتا ہے مجھے

اپنا خون اپنے ہی ہاتھوں سے بہانا ہے مجھے
سختیاں دیکر ہمیں کیا تم ڈراتی ہو صاحب
ایسی ماتا پہ بھلا کیوں نہ فدا ہو جاؤں
کون کہسکتا ہے کریں پیار یہاں پھر کسکو
سر پہ قائم رہے سایہ یہ بھارت ماتا کا

مادر ہند پہ سر بھینٹ چڑھانا ہے مجھے
نام فہرست شہیداں میں لکھانا ہے مجھے
گود میں جسکی بس مرگ بھی جانا ہے مجھے
جھوٹی الفت کا نشان دل سے مٹانا ہے مجھے
ملک کے واسطے کچھہ کرکے دکھانا ہے مجھے

ہاتھ میں ہو ہتھکڑی اور پاؤں میں زنجیر ہو

دیش کی خاطر اگر دنیا میں یہ تقصیر ہو
آنکھوں کی خاطر تیرے ہو چلتی گلے شمشیر ہو
مرگی بھی میری جانثیر ہمت بلا تاثیر ہو
اس سے بڑھکر اور بھی دنیا میں گر تعزیر ہو

ہاتھ میں ہو ہتھکڑی اور پاؤں میں زنجیر ہو
سولی ملے پھانسی ملے یا موت دامنگیر ہو
میری خاطر خاص کر دوزخ نیا تعمیر ہو
منظور ہو منظور ہو منظور ہو منظور ہو

تیرے چرنوں میں بھارت ماتا سر اپنا جھکاؤں میں
ایسی خواہش میں وقت آئے تو گردن تک کٹاؤں میں
بس ہو زندگی میری تجھے آزاد کرنے میں

ضرورت ہو تو اس راہ میں لہو اپنا بہاؤں میں
وفا کا تیل ڈالوں باقی رکھوں دیش بھگتی کی
چراغ حریت ہندوستان بھر میں جلاؤں میں
تمنا میری بر آئے ہو جائے آرزو پوری
تجھے ایک بار گر آزادیوں میں دیکھ پاؤں میں
ہر ایک بھارت نواسی کا ہے حق پیدائشی سوراج
کسی سے کس لئے ڈرتا ہوں کیوں خوف کھاؤں میں
خدایا سرزمین ہند میں ہو ہوم رول اپنا
پھر اپنے دیش کی دل کھولکر جے جے مناؤں میں

طلب کرونگا سوراجیہ حق ہے۔ نجات پاکے میں کیا کرونگا
مجھے ہے بھارت میں پھر سے آنا سورگ میں جاکے میں کیا کرونگا
میں چاہتا ہوں سوراجیہ اپنا چھینا ہوا تخت و تاج اپنا
مجھے ہے منظور راج اپنا۔ منسٹری پاکے میں کیا کرونگا
گھمنڈ ہے جنکو اپنے بل کا۔ کیا ہے جنکو خودی نے اندھا
ایسے اندھوں کے آگے رو رو اشک بہا کے میں کیا کرونگا
بنے ہیں بیدرد بیوفا جو۔ سنا نہ گاندھی کی التجا کو
ایسے پتھر دلوں کی چوکھٹ پہ سر کو ٹیکا کے میں کیا کرونگا
فلک چلی جو ستم کی آندھی تو جائینگی گردنیں بھی باندھی

بجلم ٹہرو بجلم گاندھی اب گھر مین جا کے بین کیا کرونگا

اے ہند دیکھ تو تیری حالت کو کیا ہوا
حیرت مین آئینہ ہے کہ صورت کو کیا ہوا

جب سے کمان کی طرح کمر سب کی جھک گئی
ارجن بھی پوچھتا ہے کہ ہمت کو کیا ہوا

مارے جو کوئی پھونک تو اُڑجائین اہل ہند
چکر مین بھیم سین ہے طاقت کو کیا ہوا

ہمکو ذلیل خستہ و مجبور دیکھکر
پرتاب کہہ رہا ہے حمیت کو کیا ہوا

جسنے بڑے بڑون کے چھکے چھڑا دئے
اُس شور و بیر قوم کی ہمت کو کیا ہوا

افلاس مین پھنسے ہوئے بھارت کو دیکھکر
حیرت مین غزنوی ہے کہ دولت کو کیا ہوا

بھائی کو تشنہ دیکھکر بھائی کے خون کا
لچھمن پکارتا ہے محبت کو کیا ہوا

اتنے بہادرون کو فلک کھا گئی زمین
حیران ہے پرتھوی راج شجاعت کو کیا ہوا

ہم نے ویران چمن کو دیکھکر تکرار مین
آرزوئے دلکو پورا کرلیا صیاد نے

موسم گل کب رہا ہے آہنی پنجرہ مین حیف
کسقدر عاجز کیا ہے غیر کی بیداد نے

عندلیبو شاخ گل تمکو میسر اب کہان
تنکے تنکے آشیانہ کر دیا صیاد نے

بلبل ناداں سمجھہ کچھہ ہوش سے بھی کام لے
کر دیا برباد تجھکو اس تیری فریاد نے

خدمت ملکی مین ہے کچھہ لطف اگر مغلوک دیکھ
بات حکمت کی کہی ہے یہ کسی استاد نے

آہ شررفشان کی تاثیر دکھا دینگے
احساس کی دنیا مین اک آگ لگا دینگے

ہم ہند کے باشندے دکھ درد کے مارے ہین
نالے جو کئے ہم نے گردون کو ہلا دینگے

فریاد کے پردے مین چھیڑینگے وہ افسانہ
خودداری کی تعلیمین تکمیل کو پہنچا کر
تصویر ترقی کو عالم کی فضاؤن مین
ہر دل پہ چڑھائینگے ایک رنگ محبت کا
مل مل کے گلے باہم برسائینگے اشک اتینز
اے حبِ وطن آجا تیری ہی ضرورت ہے،

سوتی ہوئی قومون کو غفلت سے جگا دینگے
دھبہ یہ غلامی کا دامن سے مٹا دین گے
اِن کانپتے ہاتھون سے اک روز بنا دینگے
تفریق مذاہب کو بھارت سے مٹا دینگے
یہ آگ عداوت کی دم بھر مین بجھا دینگے
ہم بیکس و غم دیدہ دلمین تجھے جا دینگے

ازجناب منشی اشفاق اللہ خان شہید کاکوری

وطن ہمارا رہے شاد کام اور آزاد
ہمارا کیا ہے اگر ہم رہے رہے نہ رہے

اِس کتاب کا دوسرا حصہ - انقلاب کی لہر عرف آزادی کا پھول

عنقریب چھپکر تیار ہونیوالا ہے ناظرین انتظار فرمادین اسکے بعد سوراج کی پہلی سیڑہی بھی تیار ہونیوالی ہے
ملنے کا پتہ بھائی شیو پرشاد سیٹھ بک سیلر اینڈ پبلشرز بازار دینا ناتھ سہارنپور۔ ""

IMPERIAL RECORD DEPARTMENT
RECEIVED
16 MAY 1930

14

قیمت فی تولہ (دس روپیہ)

حب وار عنبری

موسم سرما میں طاقت اور امساک پیدا کرنے ولذت جماع حاصل کرنے کیلئے ایک نہایت ہی مجرب شئے ہے علاوہ ازیں ہر قسم کے جریان احتلام ونزلہ ذکام ودمہ وضیق النفس کو بہت مفید ثابت ہوا ہے۔ ایکبار استعمال کرکے فائدہ اوٹھاوین برہیہ ترکیب استعمال ہمراہ ہے۔ ملنے کا پتہ۔

ٹی این سہگل اینڈ براورس ڈرگسٹ بازار دینا ناتھ سہارنپور۔

بھائی شیو پرشاد سیٹھ بک سیلر اینڈ پبلشرز بازار دینا ناتھ سہارنپور

راج رشی قیمت عہ؍

ہمارے یہاں کی بینظیر کتابیں

دلی کی پھانسی ۱۲؍

کانگریس شپانجلی مولفہ مسٹر ٹی سی بھارتی قیمت ۱۲؍	ڈرامہ سلطانہ ڈاکو قیمت ۵؍
حقیقت رائے اردو مصنفہ کشن چند زیبا قیمت عہ؍	مفصلہ ذیل کتب زیر طبع ہیں۔
منوہان سنگیت ۸؍	بھارت گیتانجلی حصہ دوم ۸؍
گنگاوترن ۱؍	بھارت کے ویر ۳؍
دھرو ستارہ ۳؍	شری چھترپتی شیواجی بچوں کیلئے ۳؍
ستی سلوچنا ۱۲؍	مہارانا پرتاپ بچوں کیلئے ۳؍

ملنے کا پتہ:- بھائی شیو پرشاد بکسیلرز اینڈ پبلشرز بازار دینا ناتھ سہارنپور